بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

الفضل قادیان — روزنامہ

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ھش | ۲۲ صفر ۱۳۶۴ھ | ۶ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۳۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ شب بخش کی شکایت رہی۔ اور نیند بھی اچھی طرح نہ آئی۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

آج بھی حضور نے درس قرآن دیا۔ اور بعد ازاں مجلس میں رونق افروز ہوئے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ اور چودھری مظفر الدین صاحب مبلغ سلسلہ اپنے متعینہ حلقہ بنگال میں روانہ ہو گئے ہیں ؛

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

ھُوَ النَّاصِرُ — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے ساتھ ہو

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۷ فروری ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سلسلہ کے کام خدا تعالیٰ کے ہیں۔ جو سلسلہ کے کام کریگا۔ وہ اپنا اجر اللہ تعالیٰ سے پائیگا۔ اس کے لئے بار بار میں نے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ تحریک جدید کی جب تحریک ہو۔ تو بعض دوست ثواب کے لئے خواہ کارکن ہوں یا نہ ہوں کام کے لئے آگے نکل آیا کریں۔ چنانچہ جب بھی ایسا ہوا ہے۔ غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے کاموں میں برکت دیدی ہے۔ اب چونکہ دس سال پہلے دور کے گزر چکے ہیں۔ غالباً دوستوں نے سمجھا ہے۔ کہ اب کام کا وقت گزر گیا ہے۔ حالانکہ جب کانٹا بدلتا ہے وہی وقت خطرہ کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس وقعہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ کئی جماعتوں اور افراد میں سستی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور کئی جماعتوں اور افراد نے اپنے وعدے اب تک نہیں بھجوائے۔ کئی جماعتوں نے پوری تندہی سے کام نہیں کیا۔ حالانکہ یہ امر جماعت پر واضح ہو چکا ہے۔ کہ ابھی اصل کام کی بنیادیں بھرنے میں بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ اور اب صرف چند دن وعدوں کے لکھوانے میں رہ گئے ہیں۔ جہاں ایک حصہ جماعت نے بے نظیر ایثار کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں دوسرے حصہ میں سستی بھی نظر آرہی ہے۔ گویا کہ وہ تھک گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ اور ان میں چستی پیدا کرے۔ عمل مقبول وہی ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو زیادہ قربانی کا موقعہ ملے۔ وہ عمل جس کے بعد انسان تھک جائے ایک خطرہ کا الارم ہے۔ جس سے مومن کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تحریک جدید کے تمام ان مجاہدوں کو جنہوں نے اب تک اپنے وعدے نہیں بھجوائے توجہ دلاتا ہوں کہ جلد اپنے وعدے بھجوائیں۔ اور تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر فہرست نہیں بھجوائی۔ تو اب جلد مکمل کرکے بھجوا دیں۔ اور پہلے ناقص بھجوائی ہے۔ تو اب مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کا مددگار ہو۔ میں نے نو سالہ میعاد کی زیادتی قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بڑھائی ہے۔ کہ دوزخ پر انیس نگران ہونگے۔ پس میں نے چاہا۔ کہ تحریک جدید کی ہر جماعت کی قربانی انیس سال کی ہو جائے۔ تاکہ دوزخ کے دروازے اس کے لئے بند ہو جائیں۔ اور دوزخ کے انیس داروغے بجائے ان کے دشمن کے ان کے دوست ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام تحریک کے مجاہدوں پر خواہ دفتر اول کے ہوں۔ خواہ دفتر دوم کے اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے۔ اور اسلام کی فتوحات کی ایک مضبوط بنیاد ان کے ہاتھ سے رکھوا دے۔ اللّٰھم اٰمین والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ؛

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔۔ مورخہ ۲۲ صفر ۱۳۶۴ھ

مولوی ثناء اللہ صاحب نے لمبی عمر پا کر کیا پھل پایا

(از ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ جب آخری فیصلہ کرنا چاہا۔ تو آپ نے اپنی طرف سے ایک مباہلہ کی دعا شائع فرمائی۔ جس کا عنوان رکھا "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" اس میں فیصلہ کا طریق یہ پیش کیا گیا تھا۔ کہ سچے کی زندگی میں جھوٹے کے مرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولوی ثناء اللہ صاحب دونوں دعا کریں۔ حضرت امام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود دعا کرنے کے بعد لکھا۔ "مولوی (ثناء اللہ) صاحب سے التماس ہے۔ کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچے میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں۔ اور فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے"۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کر کے یہ فرمایا۔ کہ میں نے تو اپنی دعا کے الفاظ لکھ دیئے ہیں۔ اب آپ مباہلہ کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے جس قسم کی دعا چاہیں۔ اپنے الفاظ میں لکھ دیں۔ کیونکہ مباہلہ میں دونوں طرف سے دعا کا ہونا ضروری ہے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تحریر مولوی صاحب کو پہنچی۔ تو انہیں بالمقابل موت کی دعا لکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور اس کی بجائے یہ لکھ دیا کہ

"یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے"۔

(اخبار اہل حدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

نیز لکھا۔ "مرزائیو! تمہارا گرو اور تم کیا کرتے ہو کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے تبلاؤ تو انعام لو ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو۔"

اس کے علاوہ مولوی صاحب نے اپنے اخبار کے اسی پرچہ یعنی ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں اپنے نائب سے یہ نوٹ شائع کرایا۔ کہ

"خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں"۔

گویا جس پرچہ میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش فرمودہ طریق فیصلہ کو رد کیا اور اسے خلاف منہاج نبوت بتایا۔ اُسی میں اس بات کی اشاعت ضروری سمجھی۔ کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد۔ اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ اور اس طرح فیصلہ کا طریق یہ پسند کیا۔ کہ سچا جھوٹے سے پہلے فوت ہو۔ اور جھوٹا دغاباز اور مفسد لمبی عمر پائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس تسلیم کردہ طریق فیصلہ کا انکار نہ کیا۔ گویا وہی بات مان لی۔ جو مولوی صاحب نے پیش کی تھی۔ لیکن جب اس طریق کے مطابق فیصلہ ہو گیا۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو لمبی عمر مل گئی۔ تو انہوں نے اسے اپنی صداقت کی علامت قرار دینا شروع کر دیا۔ حالانکہ یہ انہی کے تسلیم کردہ طریق کے رُو سے اُن کے جھوٹے ہونے کی علامت تھی۔ مگر مولوی صاحب نے اپنی درازی عمر پر ہمیشہ فخر کیا۔ اور ہر جگہ اسے پیش کر کے اتراتے اور مخالفانہ شور مچاتے رہے۔

لیکن اگر واقعات کے رو سے دیکھا جائے۔ تو مولوی صاحب کا لمبی عمر پانا اُن کے لئے کیا بلحاظ ذہنی اور کیا بلحاظ جسمانی کسی قسم کی راحت کا موجب نہیں ہوا۔ بلکہ رنج والم کا باعث ہی بنا۔ مولوی صاحب اتنی لمبی عمر پا کر بھی جماعت احمدیہ کا تو کچھ بھی بگاڑ نہ سکے کسی ایک فرد بشر کو بھی احمدیت میں داخل ہونے سے نہ روک سکے۔ اور نہ کسی کو احمدیت کے دائرہ سے باہر نکال سکے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو غیر معمولی ترقی دی۔ گویا اگر مولوی صاحب کے خاندانی معاملات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے تو ان کے ہاتھ احمدیت کے مقابلہ میں ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ نہیں آیا۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب نے لمبی عمر پا کر جسمانی لحاظ سے بھی کیا پھل پایا۔ اس کا کسی قدر اندازہ اُن کے اس مضمون سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو انہوں نے ۲ فروری کے "اہل حدیث" میں "میری علالت" کے عنوان سے لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے اپنی گزشتہ پانچ سال کی مختلف بیماریوں مثلاً بینائی کے جواب دے دینے۔ دوران سر کی تکلیف کے شروع ہو جانے۔ گر کر بائیں کولہے کی ہڈی کے ٹوٹ جانے۔ وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے۔

"میری تکلیف کے یہ دن ساری عمر میں بےمثال ہیں خدا اس تکلیف کو میرے گناہوں کا کفارہ بنائے"۔

غور فرمایئے مولوی صاحب نے لمبی عمر پا کر کیا حاصل کیا یہی کہ جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور کامیابی دیکھ کر حسد اور بغض کی آگ میں جلتے رہے۔ اور اپنی ناکامی و نامرادی پر نظر کر کے کوئلوں پر لوٹتے رہے ہیں۔ ادھر جسمانی طور پر عمر کے اُس مرحلہ پر پہنچ چکے ہیں۔ جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ اور ایسے عوارض میں مبتلا ہیں کہ اپنی تکلیف کے غیر معمولی اور بےمثال ہونے پر شور مچا رہے ہیں۔ اگر مولوی صاحب کو اتنی لمبی عمر نہ ملتی تو یہ باتیں اُن پر کس طرح وارد ہوتیں۔ اب بھی اگر وہ عبرت حاصل کریں تو اس کے لئے موقع ہے۔ مگر بالکل آخری۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی تشویشناک علالت

قادیان ۵ ماہ تبلیغ۔ حضرت نواب صاحب کے متعلق آج یہ اطلاع ملی ہے کہ طبیعت کل سے اور بھی زیادہ ناساز ہے۔ بخار بھی ہے۔ اور رات کو نیند مطلق نہیں آتی۔ بےچینی اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب صحت کیلئے خصوصیت سے دعا فرماتے رہیں +

لنڈن میں ۲ معزز انگریزوں نے اسلام قبول کیا

مسجد احمدیہ لنڈن میں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی

لنڈن ۳ فروری۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مسٹر ولیئرز جو سب سے پہلے حضرت مولوی شیر علی صاحب سے ملے تھے اور مسٹر پلیرز اس نو نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام قبول کر لیا ہے۔ ان دونو کی استقامت کیلئے درخواست دعا ہے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی اور نماز کے بعد مذہب کے بارہ میں کئی سوالات کے جواب دیئے۔

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سے ملاقات کا وقت

حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سے مقامی احباب کی ملاقات کا وقت گیارہ بجے سے بارہ بجے قبل دوپہر تک مقرر ہے۔ اس کے علاوہ کوئی صاحب اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ اور نہ ہی سلسلہ عالیہ کے کام میں حارج ہوں۔ بیرونجات سے گاڑی وغیرہ سے تشریف لانے والے دوست مستثنیٰ ہیں۔

رشید احمد ارشد معاون ناظر

فضل عمر ہوسٹل یونین کا ہفتہ واری اجلاس

یکم فروری کو یہ اجلاس زیر صدارت جناب پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم نذیر احمد نیر نے کی اور نظم چوہدری مختار احمد صاحب نے پڑھی۔ مسٹر خلیل احمد خان نے "انبیاء کی بعثت کی غرض" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ جب دنیا کی روحانی حالت خراب ہوتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ نبی کو لوگوں کی اصلاح کیلئے بھیجتا ہے۔ مسٹر اظہر ظہور نے "زندگی کی اہمیت" پر انگریزی میں تقریر کی۔ اور زندگی کے مقاصد میں کامیاب ہونے کے ذرائع بیان کئے۔ مسٹر فضل الٰہی عاجز نے اپنا تازہ کلام سنایا۔ چوہدری مختار احمد نے "حقیقی زندگی کی خوشی" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ اصلی زندگی کی خوشی خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں ہے۔ اس کے بعد مسٹر کرم افگار نے اپنا تازہ کلام سنایا۔ چوہدری مسعود احمد نے "اخلاقی جرأت" پر انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہر ایک انسان کو

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایک دوسرے سے معاملہ کرتے وقت احتیاط کرنی چاہیئے

فرمودہ ۲۴ جنوری ۱۹۴۵ء بعد نماز عصر

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

درس القرآن سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا میں آج ایک ضروری بات دوستوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ میرا منشاء اس سے اعتراض کرنا نہیں۔ جس شخص کے متعلق میں وہ بات کہونگا۔ وہ اپنے دل میں خود ہی سمجھ لے گا۔ کہ اس کا مخاطب میں ہوں۔ لیکن یہ ضرورت نہیں۔ بلکہ مجھے پسند بھی نہیں ہوگا۔ کہ وہ شخص بعد میں اپنی برأت کے لئے اظہار افسوس کرے۔ بلکہ اگر وہ اپنا نام بھی مجھے بتلائے۔ تو میں اس کو بھی نامناسب سمجھونگا۔

کمزور صحت اور اس کی وجہ

میری صحت جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے ہمیشہ سے کمزور چلی آئی ہے۔ اور میری بڑی شکایت جس کا میری صحت کی خرابی کے ساتھ نہائت گہرا تعلق ہے یہ ہے۔ کہ میرے جسم کے میوکس ممبرین بہت کمزور ہیں۔ ان کی کمزوری کی وجہ سے کبھی نزلہ۔ کبھی زکام کبھی کھانسی۔ کبھی گلے کی خرابی۔ کبھی پیٹ کی تکلیف اور کبھی پیچش وغیرہ کی شکایت مجھے لاحق رہتی ہے۔ کیونکہ میوکس ممبرین کی نالی جو ناک سے نیچے جاتی ہے۔ وہ کمزور ہے۔ اور اس کے کمزور ہونے کی وجہ سے ہی یہ بیماریاں مجھے لاحق رہتی ہیں اس وجہ سے میں کھانے پینے کے معاملہ میں خاص طور پر احتیاط کیا کرتا ہوں۔ اسی طرح زیادہ بولنے سے بھی مجھے تکلیف ہو جاتی ہے۔ گو اپنے کام کی نوعیت کی وجہ سے مجھے بولنے کا موقعہ زیادہ ملتا ہے۔ اور کثرت کے ساتھ تقاریر وغیرہ کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن بہر حال زیادہ بولنے سے میرا گلا بیٹھ جاتا ہے۔ اور آواز بھی بعض دفعہ بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نزلہ وغیرہ کی شکایت اکثر رہتی ہے۔ اور چونکہ آنکھوں میں بھی میوکس ممبرین ہیں۔ اس لئے مجھے گگردں کی بھی شکایت رہتی ہے۔

غذا کے متعلق خاص احتیاط

غرض میری بیماری میوکس ممبرین سے خاص طور پر تعلق رکھتی ہے۔ اسی بناء پر غذاؤں کے معاملہ میں مجھے خاص طور پر احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ کام کی کثرت کی وجہ سے میں وقت پر تو کھانا نہیں کھا سکتا۔ لیکن بہر حال وہ غذا جو ایک لمبے تجربہ سے جسم کے مواقق ثابت ہو چکی ہے۔ صرف وہی غذا تھوڑی بہت کھا لیا کرتا ہوں۔ اور اگر کبھی غذا میں بے احتیاطی ہو جائے۔ تو ایک لمبا عرصہ مختلف بیماریوں کی صورت میں مجھے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ ایک ایک ولیمہ کی دعوت کے بعد میں ہفتہ ہفتہ چارپائی سے نہیں اٹھ سکا۔ اسی وجہ سے میں عام طور پر دعوتوں میں شامل ہونے سے بچا کرتا ہوں۔ کیونکہ ذرا ذرا فرق سے جسم کا ماؤف حصہ بہت جلد بیماری قبول کر لیتا ہے۔ تھوڑی سی مرچ زیادہ ہوئی یا تھوڑا سا نمک زیادہ ہوا۔ تو اسی سے بعض دفعہ مجھے مختلف شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ میری ۱۹۴۲ء کی لمبی بیماری کا موجب درحقیقت وہ سفر تھا جو دہلی کی طرف اختیار کیا گیا۔ اس سفر میں دعوتوں میں بناسپتی گھی دوستوں کی طرف سے استعمال کیا گیا۔ میں بہت کوشش کرتا تھا۔ کہ دعوتوں میں مجھے شامل نہ ہونا پڑے۔ مگر پھر بھی مجھے بعض دعوتوں میں شریک ہونا پڑا۔ جس کا اثر میری صحت پر ایسا برا پڑا۔ کہ اب تیسرا سال گزر رہا ہے۔ مگر اب تک میری صحت پر وہ اثر چلتا چلا جا رہا ہے اور ۱۹۴۳ء میں تو میں ایسا بیمار ہو گیا تھا۔ کہ زندگی سے ہی مایوسی ہو گئی تھی چھ مہینہ تک مجھے بخار رہا۔ اور آواز بھی بالکل بند ہو گئی۔

تیز بو کے عطر کا صحت پر برا اثر

تو بعض لوگوں کی حسیں ایسی ہوتی ہیں جو عام لوگوں کی نسبت زیادہ تیز ہوتی ہیں۔ اور ان پر اور لوگوں کی نسبت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ پھر ایسے شخص کے جو متعلقین ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بھی ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کی نازک بناوٹ کا احساس کریں۔ ورنہ اسے تکلیف پہنچ جاتی ہے۔ یوں تو کل بھی درس دیتے وقت میرے گلے پر اثر تھا۔ مگر آج تو آواز گلے میں سے نکلتی ہی نہیں۔ جس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ کل کسی دوست پر درس کا اتنا اچھا اثر ہوا۔ کہ انہوں نے اپنی محبت کے اظہار کے لئے مجھے ایسا عطر لگا دیا۔ جو اب تک میرے کوٹ کے بازو پر لگا ہوا ہے۔ مگر اس کی بو میری طبیعت پر اتنی ناگوار گزری۔ کہ اسی وقت سے میری طبیعت خراب ہو گئی۔ وہ عطر ایسا تھا جو تیل میں تیار کیا گیا تھا۔ وہ عطر میرے بازو پر لگا ہوا یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کسی نے سالن سے بھری ہوئی انگلیاں کوٹ سے پونچھ دی ہوں لیکن یہ تو ایک ضمنی بات ہے۔ میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ اس عطر کی اتنی تیز بو تھی۔ کہ مجھے اسی وقت سر درد شروع ہو گیا۔ اور گلا بیٹھ گیا۔ بلکہ اب میں گھر سے آیا ہوں تو میرا گلا نسبتاً اچھا تھا۔ مگر جب میں نے سجدہ کیا۔ اور بازو میرے ناک کے قریب ہوا۔ تو مجھے اس کی بو سے اتنی تکلیف ہوئی۔ کہ نماز کی حالت میں ہی مجھے سر میں درد شروع ہو گیا۔ سردی میں کوٹ اتارا بھی نہیں جا سکتا۔ اور یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان سجدہ کرے۔ اور بازو سر کے قریب نہ رکھے۔ اس لئے عطر کی تیز بو سے مجھے نماز میں ہی سر درد شروع ہو گیا۔ اور گلا جو کچھ اچھا ہو گیا تھا وہ پھر بیٹھ گیا۔

اب جس دوست نے بھی ایسا کیا ہے۔ تو اس نے تو محبت سے ہی کیا ہوگا۔ مگر میرے ساتھ ظلم ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں اصولاً ایسا فعل درست نہیں

مومن کو دوسرے سے کس طرح معاملہ کرنا چاہیئے

مومن کو اپنے کاموں میں بہت ہوشیار ہونا چاہیئے۔ اور اس کا فرض ہونا چاہیئے کہ جب وہ دوسرے سے کوئی معاملہ کرے۔ تو اس کے جسم کی بناوٹ کے مطابق کرے۔

ایک دفعہ میں باہر نکلا۔ تو اسی طرح محبت کے جوش میں کسی نے میری پگڑی پر عطر مل دیا۔ جب میں گھر گیا۔ تو میری ایک بیوی مجھ سے کہنے لگیں۔ کہ کیا آپ سے آج ہولی کھیلی ہے۔ مجھے ان کی یہ بات سمجھ میں نہ آئی۔ اور میں نے کہا تم یہ کیا کہتی ہو۔ انہوں نے کہا ذرا اپنی پگڑی تو اتار کر دیکھیں۔ میں نے پگڑی اتار کر دیکھا۔ تو اس پر بڑے بڑے زرد نشان پڑے ہوئے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی نے دیسی عطر مجھ پر خوب چھڑکا ہے۔ اب اس کی طرف سے تو اظہار محبت ہوا۔ مگر میں نہ معلوم کتنی دیر تک مجلس میں تمسخر بنا بیٹھا رہا۔ اور مجھے کچھ معلوم ہی نہ ہوا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے۔ بالکل ایسے ہی نشانات تھے جیسے ہولی کھیلی گئی ہو۔ اور اتنے بڑے بڑے زرد نشانات تھے۔ کہ میں دیکھ کر حیران ہو گیا۔ کہ مجھے پتہ ہی نہیں لگا۔ کہ میں مجلس میں لوگوں کے سامنے تماشا بنا بیٹھا ہوں۔

عطر کا ذوق سے تعلق

عطر ایک ایسی چیز ہے جس کا ذوق کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔ اور پھر یہ بھی بات ہے۔ کہ ہر عطر ہر شخص کو پسند نہیں ہوتا۔ مثلاً گلاب کا عطر اکثر لوگوں کو پسند ہوتا ہے لیکن مجھے اس سے فوراً نزلہ ہو جاتا ہے۔ میں جہاں تک قیاس کرتا ہوں۔ مجھے غالباً کل کسی دوست نے رشک عنبر عطر لگایا تھا۔ جو آجکل بہت پسند کیا جاتا ہے۔ مگر مجھے اس سے فوراً سر درد شروع ہو جاتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگ عطر بنانا جانتے ہی نہیں۔ وہ خوشبو کی تیزی کا نام عطر رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح وہ اور چیزوں میں بھی حدت اور تیزی کو پسند کرتے ہیں چائے پئیں گے تو ایک ایک پیالی میں آٹھ آٹھ نو نو چمچے کھانڈ کے گھولتے چلے جائینگے اور کہینگے کہ چائے پی کر بڑا مزا آیا۔ غرض ہمارے ملک میں حد سے زیادہ کسی چیز کو بڑھا دینے کا نام لطف اور مزا رکھا جاتا ہے۔ مرچیں ڈالینگے تو اتنی تیز کر دینگے کہ ذرا سالن چکھا جائے تو زبان کٹ جاتی ہے۔ مگر وہ کہینگے بڑا اچھا سالن ہے چنانچہ بعض لوگ کہتے بھی ہیں کہ آج بڑا اچھا سالن پکا ہے۔ جس کے معنے صرف اتنے ہوتے ہیں کہ سالن میں بے انتہا مرچیں پڑی ہوئی ہیں۔ حالانکہ دوسرا شخص اُسے زبان پر بھی نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح ہمارے ملک میں جو عطر بنائے جاتے ہیں وہ انگریزی ایسنس ملا کر تیار کئے جاتے ہیں اور پھر وہ اُن عطروں کو اتنا تیز کر دیتے ہیں کہ اُس کا گلے پر اثر پڑتا ہے۔ ناک پر اثر پڑتا ہے۔ سر پر اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ اُسے سونگھ کر بعض لوگوں کا گلا بیٹھ جاتا ہے۔ بعض کو نزلہ شروع ہو جاتا ہے۔ بعض کو سر درد لاحق ہو جاتا ہے۔ اور وہ سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ لیکن عام ہندوستانی سمجھتا ہے۔ کہ اب عطر خوب بنا ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ عام طور پر ہمارے ملک میں صفائی نہیں پائی جاتی اس وجہ سے وہ چاہتے ہیں کہ خوشبو اتنی تیز ہو جو فضا کی بدبو کو دبا دے اور وہ اس بات کو عطر کی بڑی خوبی سمجھتے ہیں۔

سونگھنے کی تیز حس

حالانکہ بعض لوگوں کی حس خدا تعالیٰ نے اتنی تیز بنائی ہوتی ہے۔ کہ وہ بڑی جلدی بُو یا خوشبو کو سونگھ لیتے ہیں۔ اب تو نزلہ کی وجہ سے میری یہ حس کسی قدر کم ہو گئی ہے۔ لیکن جوانی میں میری حس اتنی تیز تھی کہ بھینس کا دودھ پی کر مَیں بتا دیا کرتا تھا کہ اُس نے یہ یہ چیزیں کھائی ہیں۔ اسی طرح عطر کے متعلق خدا تعالیٰ نے میری حس اتنی نازک بنائی ہے کہ مَیں ہر ایک عطر کو سونگھ کر کئی دفعہ اس کے اجزاء تک بتا سکتا ہوں۔ کہ اس میں فلاں فلاں چیزیں ملائی گئی ہیں۔ دوسروں کو وہ ایک ہی خوشبو معلوم ہوتی ہے۔ مگر مجھے اس کا ہر جزو الگ الگ محسوس ہو جاتا ہے۔ ایک دفعہ افریقہ سے ایک دوست آئے انہیں اکثر نزلہ کی شکایت رہتی تھی اور اُن کا ناک ہمیشہ بند رہتا تھا جس کی وجہ سے عطروں کی خوشبو اُن کو محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اور ان کا خیال تھا کہ یہ کیسے ذلیل اور معمولی عطر ہیں کہ ان کے اندر اچھی خوشبو نہیں پائی جاتی۔ معلوم ہوتا ہے لوگوں کو عطر بنانا نہیں آتا۔ اتفاق سے وہ سائنسدان بھی تھے۔ آخر انہوں نے فیصلہ کیا کہ مَیں خود ایک عطر بناؤں چنانچہ انہوں نے بڑی بڑی تیز خوشبوؤں والے مصالحے جمع کئے اور اُن سب کو ملا کر ایک عطر تیار کیا۔ (جیسا کہ مجھے ان کے ایک دوست نے بعد میں بتایا) وہ قادیان آئے تو اسی عطر کی ایک شیشی انہوں نے مجھے بھی تحفتہً دی اور کہا کہ مَیں یہ عطر آپ کے لئے خاص طور پر لایا ہوں۔ مَیں نے سمجھا کہ یہ کہیں سے خرید کر لائے ہونگے جس کی ایک وجہ یہ تھی۔ کہ جس شیشی میں وہ عطر لائے تھے اُسے دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ یہ عطر کہیں سے خریدا گیا ہے۔ ایک دن اتفاقاً مَیں نے وہ عطر لگا لیا مگر اُس کے لگاتے ہی مجھے ایسا شدید سر درد ہوا کہ میرا سر پھٹنے لگا۔ اور مجھے یوں معلوم ہوا جیسے کسی نے گولی مار دی ہے۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب اُن دنوں قادیان میں آئے ہوئے تھے۔ میں نے مذاقاً وہ تھوڑا سا عطر اُن کے سر پر بھی پھینک دیا اور کہا کہ یہ آپ کا تحفہ ہے۔ اس لئے آپ کو بھی اس سے حصہ ملنا چاہیئے۔ اُنہیں ایسی تکلیف ہوئی کہ بخار چڑھ گیا۔ دوسرے دن انہوں نے بتایا کہ تین دفعہ صابن سے گردن کو دھونے کے بعد بھی اُس عطر کی خوشبو نہیں گئی لیکن ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ آپ بتائیں اس میں میرا کیا قصور تھا۔ کہ آپ نے یہ عطر مجھ پر بھی پھینک دیا۔ مَیں نے کہا یہ افریقہ سے عطر آیا تھا۔ اور فلاں دوست لائے تھے۔ آپ بھی افریقہ میں رہتے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ ہی وہ دوست آئے ہیں اور آپ کے دوست ہیں اور شاید آپ سے بھی انہوں نے اس عطر کے خریدنے کا مشورہ کیا ہوگا۔ اس لئے میں نے چاہا کہ آپ کو بھی اس سے حصہ دیا جائے۔ وہ کہنے لگے۔ مَیں نے تو اُس دوست کو بہت منع کیا تھا کہ یہ عطر تحفے کے طور پر پیش نہ کریں۔ مگر وہ نہ مانے اور کہنے لگے کہ یہ تو بہت ہی اعلیٰ درجہ کا عطر ہے۔ اور میرا اپنا تیار کردہ ہے۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ چونکہ نزلہ کی وجہ سے انہیں خوشبو نہیں آتی۔ اس لئے انہوں نے خوشبو کو تیز کرنا شروع کر دیا اور اتنا تیز کیا کہ خود اُن کو بھی خوشبو محسوس ہونے لگ گئی۔ گویا بند نزلہ کی حالت میں جس قدر تیز خوشبو انسان کو محسوس ہو سکتی ہے۔ اتنی تیز خوشبو کا عطر انہوں نے تیار کیا اور یہ سمجھ لیا کہ ہر شخص کے ناک کے مناسب حال ہی یہ عطر تیار کیا ہے۔ غرض عطروں کے انتخاب اور اُن کی خوشبو کا معاملہ ہر شخص کی اپنی طبیعت پر منحصر ہوتا ہے جن کا ناک بند ہوتا ہے۔ وہ بہت تیز عطر کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ لیکن جن کے ناک کی حس اچھی ہو وہ ہلکی خوشبو کو بھی محسوس کر لیتے ہیں اور وہی عطر اُن کے لئے فرحت کا موجب ہوتا ہے۔

یہ واقعہ میں نے اس لئے سنایا ہے کہ تا دوست ایک دوسرے سے معاملہ کرتے ہوئے اس امر کا خیال رکھا کریں اگر کسی دوست کو عطر لگانا ہو تو لگانا نہیں چاہیئے۔ پیش کر دینا چاہیئے۔ خواہ وہ لگائے خواہ نہ لگائے اسیطرح میں نے اس غرض سے ہی یہ بات کی ہے۔ تاکہ پھر کوئی دوست ویسی ہی حرکت نہ کر بیٹھیں۔ مجھ پر ابھی کل کی تکلیف کا ہی کافی اثر ہے۔ بلکہ اُسی وجہ سے آج عصر کی نماز میں مجھے پھر سر درد شروع ہو گیا اور گلا بھی بیٹھ گیا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک خط اور اس کا جواب

ایک صاحب نے جنہوں نے اپنا نام نذیر احمد لکھا ہے۔ مگر اپنا پتہ نہیں لکھا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ ذیل میں وہ خط اور اس کا جواب درج کیا جاتا ہے۔

خط

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ جب مسیح اور مہدی ہونیکا تھا۔ تو من نیستم رسول کے الفاظ میں انکار رسالت کے ساتھ نیاوردہ ام کتاب کی ایزادی کی کیا ضرورت تھی۔ نذیر احمدؐ

جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے من نیستم رسول کے ساتھ نیاوردہ ام کتاب اس لئے بڑھایا کہ یہ بتایا جائے کہ اس قسم کا رسول جو کتاب لاتا ہے۔ یعنی صاحب شریعت ہوتا ہے۔ میں نہیں ہوں۔ رسول تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) جو کتاب لائیں۔ (۲) جو براہ راست نبوت پائیں (۳) جو اُمتی ہو کر نبی بنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تیسری قسم کے نبی تھے۔ اس لئے دوسری دو قسموں کی نفی ضروری تھی۔

دورِ جدید

پھر مہرباں ہے ساقی میخانہ آجکل ‖ پھر دور میں ہیں بادہ و پیمانہ آجکل

پھر ہو رہی ہیں دل پہ ضیاؤں کی بارشیں ‖ پھر جاں نثارِ شمع ہے پروانہ آجکل

پھر اک مسیحِ نفس کے دم سے ہر تازہ جاں ‖ اور چھا رہی ہے شوکتِ سلطانہ آجکل

پھر اس طرح سے جوش ہے احیائے دین کا ‖ دیوانہ سا ہے احمدی فرزانہ آجکل

پھر بادہ نوش مائلِ خمخانۂ الَسْت ‖ بے طور سے ہیں طورِ مشیخانہ آجکل

کیوں ہو نہ ناز بخت پہ اپنے حیاتؔ کو

حاصل ہے لطفِ محفلِ جانانہ آجکل

(مرزا محمد حیات تاثیرؔ)

حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہٖ کی تحریک حلف الفضول اور جماعت احمدیہ کا فرض

حلف الفضول اور اس کا مقصد

چودہ سو برس گذرے۔ جب مکہ معظمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے کچھ عرصہ قبل اشراف قریش نے ایک معاہدہ کیا۔ جس کے رو سے ہر معاہدہ کنندہ کا فرض قرار پایا۔ کہ وہ مظلوم کی مدد کرے۔ اور اس کی دادرسی کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرے۔ بہت سے شرفاء نے اس معاہدہ میں شرکت کی۔ اور شہر مکہ سے عام جور و تعدی اور استبدادیت کو روکنے کا موجب ہوئے۔ اس معاہدہ کے معرض وجود میں آنے کا موجب مکہ کے وہ خاص حالات تھے۔ جو اس وقت وقوع پذیر ہو رہے تھے۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ زمانۂ نبوت سے پیشتر جب یہ تحریک ہوئی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس میں شریک تھے۔ بلکہ حضورؐ نے نبوت کے زمانہ میں بھی اس معاہدہ کی تعریف فرمائی اور فرمایا۔ " ولو ادعی بہ فی الاسلام لاجبت " (سیرت ابن ہشام) کہ اگر اسلام میں بھی مجھے ایسی دعوت دی جائے۔ تو میں ضرور قبول کروں۔ گویا مظلوم کی حمایت کے لئے یہ ایک بے نظیر تحریک تھی۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور الولید بن عتبہ بن ابی سفیان میں تنازع تھا۔ حضرت امام حسینؓ نے ولید کو کہلا بھیجا۔ کہ یا تو تم خدا ترسی سے کام لے کر میرا حق ادا کر دو۔ ورنہ " لادعون لحلف الفضول " میں اپنی مظلومیت کے ازالہ کے لئے حلف الفضول کے طریق پر لوگوں کو مدد کے لئے بلاؤں گا۔ تاریخوں میں لکھا ہے۔ کہ جن بزرگ صحابہؓ نے اس تجویز سے اتفاق فرمایا۔ ان میں سے حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ (السیرۃ الحلبیہ)

حلف الفضول نام کی وجہ تسمیہ

عربی زبان میں حلف مؤکد معاہدہ کے معنوں میں آتا ہے۔ قریش کے اس معاہدہ کا نام "حلف الفضول" رکھنے کی کیا وجہ تھی؟ مورخین نے اس کی مختلف توجیہات کی ہیں۔ ایک معقول توجیہہ جسے عام مورخین نے درست تسلیم کیا ہے۔ یہ ہے کہ:۔

" ان الداعی الیہ کان ثلاثۃ من اشرافہم اسم کل واحد منہم فضل وہم الفضل بن فضالۃ والفضل بن وداعۃ والفضل بن الحارث والضمیر فی اشرافہم یتبادر رجوعہ الی قریش وھؤلاء الثلاثۃ تحالفوا علی نصرۃ المظلوم علی ظالمہ فالفضول جمع الفضل" (انسان العیون للامام الحلبی جلد ۱ صفحہ ۱۴۶)

یعنی چونکہ اس معاہدہ کی اصل دعوت قریش کے تین ایسے معزز افراد کی طرف سے شروع ہوئی تھی۔ جن کے نام الفضل تھے۔ یعنی الفضل بن فضالۃ۔ الفضل بن وداعۃ اور الفضل بن الحارث۔ ان تینوں نے قسمیں کھائی تھیں۔ کہ ہم ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کیا کریں گے۔ اور الفضل کی جمع الفضول ہے۔ اس لئے اس معاہدہ کو حلف الفضول کہنے لگے۔ یعنی ایسے اشخاص کا معاہدہ جن کے ناموں میں فضل کا لفظ داخل ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کی تحریک کی شرائط

سیدنا حضرت امیر المومنین فضل عمر مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہٖ نے الٰہی تحریک کے ماتحت جماعت کو اس اہم فرض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور ایسے لوگوں کے لئے جو حضور کی اس تحریک میں شامل ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ تباہی سے بچائے جائیں گے۔ مظلوم کی حمایت ہر مومن کا فرض ہے۔ اور اس بارے میں اسے اپنے ذاتی جذبات سے بالا ہو کر کام کرنا ضروری ہے۔ لیکن خاص معاہدہ کی صورت میں یہ ذمہ واری اٹھانے والے بہت بڑی مسؤلیت کے نیچے ہوں گے۔ اس لئے حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو دوست اس مبارک کام میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ ایک تو سات دن تک مسلسل استخارہ کریں۔ اور دوسرے یہ اقرار کریں۔ کہ سلسلہ کی طرف سے اگر انہیں کبھی کوئی سزا ملے۔ تو اسے خندہ پیشانی سے برداشت کریں گے۔ اور تیسرے یہ کہ وہ بلا امتیاز مذہب و قوم ہر مظلوم کی حمایت اپنا فرض قرار دینگے۔ اور ذاتی معاملات سے ایسے بالا ہونگے۔ کہ خواہ ان کی کسی سے لڑائی ہو۔ تب بھی حق اللہ اور حق العباد میں رخنہ پیدا نہ ہونے دیں گے۔ مثلاً اگر وہ شخص جس سے ان کا تنازع ہو گیا ہے۔ امام الصلوٰۃ ہے۔ تو اسے ظالم گردان کر اس کے پیچھے نماز باجماعت سے انحراف نہ کریں گے۔ اور اگر عام مومن شخص ہے۔ تو اس سے گفتگو کرنے سے انکار نہ کرینگے۔ اور اگر وہ دعوت کرے۔ تو اسے قبول کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔ اس اقرار کے ساتھ ہر احمدی کو حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہٖ نے حلف الفضول میں داخل ہونے کی دعوت دی ہے۔

الہامی نام "فضل" کا ایک ظہور

یہ تجویز اور تحریک۔ جہاں پر بہت سے مفاسد اور فتنوں کا قلع قمع کرنے والی ہے۔ وہاں پر حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہٖ کے اشتہار ۲۰ ر فروری ۱۸۸۶ء میں مندرج الہامی نام "فضل" کا بھی ایک ظہور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے فضل نام رکھے جانے میں یہ وعدہ ہے۔ کہ آپ اور آپکے سچے پیرو خدائی افضال و برکات کے وارث ہونگے جیسا کہ قبل از خلافت ہی اللہ تعالے نے آپ کو الہاماً فرمایا۔ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم سب اس الہامی تحریک میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے انعامات کو جذب کریں۔ اور اخوت و الفتِ مومنانہ کا وہ نظارہ پیش کریں۔ جو صرف انبیاء علیہم السلام کے دور میں دیکھا جا سکتا ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نفسانی جذبات سے بچا کر اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین یا رب العالمین۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

میاں رحیم بخش صاحب کا انتقال

میرے خسر میاں رحیم بخش صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور موصی تھے۔ ۲۴/۲۵ جنوری کی درمیانی شب کو بعمر ۷۵ سال فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص اور عالم باعمل تھے۔ تمام عمر باقاعدہ تہجد ادا کرتے رہے۔ اور رات کا اکثر حصہ اللہ تعالے کی عبادت میں گذارتے۔ اکثر اپنی دعاؤں میں حضرت مسیح موعودؑ حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ کے کلمات طیبات اور دعائیہ اشعار نہایت رقت اور سوز سے بار بار پڑھتے۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر حاضر ہوتے۔ سوائے اس سال کے کہ بوجہ کمزوری اور شدید سردی کے سفر کے قابل نہیں تھے۔

مرحوم عرصہ تین سال سے گنٹھیا کی بیماری میں مبتلا تھے۔ ۴ ر ستمبر ۱۹۴۴ء کو میرے پاس علاج کے واسطے تشریف لائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے سے بطور تبرک ایک نسخہ بھی منگوایا۔ آخر خدا کا بلاوا آ پہنچا۔ اور وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

مرحوم موصی تھے۔ چونکہ فوری طور پر ان کو مرکز میں پہنچانے کا کوئی انتظام نہ ہو سکا۔ نیز میت کے خراب ہونے کا خطرہ لاحق تھا۔ لہذا ایک سال کے لئے امانتاً دفن کر دیا گیا۔ مرحوم کی نرینہ اولاد کوئی نہیں۔ صرف تین لڑکیاں ہیں۔

احباب مرحوم کے لئے ہر ایک قسم کی بہتری اور بخشش کے واسطے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب میں جگہ دے۔

محمد ابراہیم شاد کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ

اپنا پورا پتہ دیں

ایک دوست جو موصی ہیں۔ انہوں نے اپنی اصل آمد وغیرہ لکھ کر بھیجی ہے۔ مگر اپنا نام اور سکونت وغیرہ نہیں لکھی۔ جو غالباً لکھنا بھول گئے ہیں۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جنہوں نے یہ کارڈ لکھا ہے۔ وہ اپنا نام اور صحیح پتہ بھیج دیں۔ تاکہ اس کے مطابق ان کا کھاتہ درست کیا جاوے۔ انہوں نے اپنی آمد حسب ذیل لکھی ہے:۔ تنخواہ ۱۳۰/- روپے الاؤنس ۳۷/- روپے اور اس کے علاوہ بطور پریکٹس۔ نیز ہر دوست خط لکھتے وقت اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

تلاش گم شدہ

ایک لڑکا نام سمیع اللہ مبارک متعلم جماعت دہم پسر محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل ساکن پسرور ضلع سیالکوٹ ۱۹ ر جنوری سے گم ہے۔ حلیہ درج ذیل ہے:۔ رنگ سانولہ۔ عمر ۱۵ سال۔ سر پر جاپانی گرم ٹوپی۔ گرم کوٹ اور کھلے گلے والی قمیص پہنے ہوئے ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو فوراً نظارت ہذا میں اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

مجلس مذہب و سائنس

جماعت احمدیہ میں ایک نہایت اہم مجلس کا قیام

جماعت احمدیہ میں اعلیٰ علمی۔ مذہبی اور سائنٹیفک تحقیق کا مذاق پیدا کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکز سلسلہ میں ایک اہم مجلس کی تاسیس فرمائی ہے۔ جس کا نام "مجلس مذہب و سائنس" تجویز کیا گیا ہے۔

یہ مجلس اُن تمام اعتراضات کی تحقیق کریگی جو سائنس۔ فلسفہ۔ اقتصادیات۔ سوشیالوجی اور دوسرے موجودہ علوم کی طرف سے مذہب پر عموماً اور اسلام پر خصوصاً وارد ہوتے ہیں۔ اور ان کی حقیقت تک پہنچ کر ان کے صحیح جوابات کی اشاعت کا انتظام کرے گی۔ مجلس کے زیر اہتمام سائنس۔ فلسفہ اور دینیات کے ماہرین کو بھی حسب ضرورت مختلف موضوعوں پر لیکچر کے لئے بلایا جایا کرے گا۔ تاکہ مذہب اور بالخصوص اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے متعلق پبلک میں بصیرت پیدا ہو۔ اور اُن کے صحیح جواب پر تفصیلی روشنی پڑے۔ ضروری ہوگا کہ تمام لیکچر پوری علمی تحقیق کے بعد ضروری حوالہ جات اور تشریحات کے ساتھ ہوں۔ اور یا تو لکھے ہوئے ہوں۔ یا ان کو ضبط تحریر میں لانے کا مناسب انتظام ہو۔ مجلس اپنی زیر نگرانی اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق ایک اعلیٰ علمی لائبریری قائم کرے گی۔ جس میں ایسی کتب مہیا کی جائینگی۔ اور ایسے ہفتہ وار یا ماہوار رسائل منگوائے جائیں گے۔ جن سے سائنس فلسفہ اور دوسرے موجودہ علوم کے اعتراضات پر روشنی پڑتی ہو۔ یا ان سے جوابات کی تیاری میں مدد ملتی ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ اُمید ہے کہ اس مجلس کا تیار کردہ لٹریچر وسیع تبلیغ کے سلسلہ میں آرسنل یا میگزین کے طور پر کام دیگا۔

اس مجلس کی "خاص رکنیت" فی الحال مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگی:۔

(ا) ناظر صاحبان دعوۃ و تبلیغ۔ تعلیم و تربیت۔ تالیف و تصنیف جماعت احمدیہ قادیان

(ب) شاف فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان

(ج) پانچ نمائندگان واقفین تحریک جدید قادیان

(د) اسٹاف تعلیم الاسلام کالج۔ قادیان

(ھ) پرنسپل صاحب و پروفیسران دینیات و فقہ جامعہ احمدیہ قادیان۔

(و) ہیڈ ماسٹر صاحبان مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

(ز) صدر محکمہ افتاء جماعت احمدیہ قادیان

(ح) صدر محکمہ قضاء جماعت احمدیہ قادیان۔

(ط) ہیڈ مبلغین سلسلہ احمدیہ جو مصر۔ شام۔ فلسطین۔ انگلستان یا امریکہ میں کام کر چکے ہوں۔ یا کر رہے ہوں۔

(ی) قادیان سے باہر کالجوں کے ایسے احمدی پروفیسر جو سائنس یا فلسفہ میں اعلےٰ مذاق رکھتے ہوں۔

(ک) ایسے مزید خاص ممبر جن کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نامزد فرمائیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مجلس کی صدارت کے لئے صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ کو نامزد فرمایا ہے۔ اور حضرت میاں صاحب نے مجلس کے کام کو چلانے کے لئے حسب ذیل عہدہ داران مقرر فرمائے ہیں:۔

نائب صدر۔ صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔

زائد نائب صدر:۔ مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان۔

جنرل سیکرٹری:۔ چودھری عبد الاحد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔

نائب سیکرٹری:۔ خلیل احمد ناصر بی۔ اے۔

انچارج لائبریری:۔ پروفیسر عطاء الرحمن صاحب غنی ایم۔ ایس۔ سی۔

ایڈیٹر حصہ انگریزی:۔ ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے

ایڈیٹر حصہ اُردو:۔ خلیل احمد ناصر بی۔ اے۔

کام کی نوعیت اور کیفیت کے لحاظ سے فی الحال مندرجہ ذیل سب کمیٹیاں بنائی گئی ہیں:۔

(۱) سب کمیٹی مذہب۔ سیکرٹری مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان۔

(۲) سب کمیٹی سائنس۔ سیکرٹری۔ ڈاکٹر چودھری عبد الاحد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔

(۳) سب کمیٹی فلسفہ:۔ سیکرٹری چودھری محمد علی صاحب ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔

(۴) سب کمیٹی اقتصادیات و پولیٹیکل سائنس و سوشیالوجی وغیرہ۔ سیکرٹری۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

چند مضامین تحقیق کے لئے بعض اراکین کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی تحقیقی لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع ہو جائیگا۔ اُن مضامین کے عنوان یہ ہیں:۔

(۱) خوابوں پر مغربی محققین کے اعتراضات اور اُن کا جواب۔

(۲) اسلام اور سرمایہ داری۔

(۳) انشورنس اور اسلام

(۴) ضرورت مذہب مغربی معترضین کے اعتراضوں کی روشنی میں

(۵) اسلام اور سوشلزم

ان تحقیقی لیکچروں کے علاوہ قادیان میں چند ایسے لیکچروں کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ جن سے احباب کو سائنس۔ فلسفہ اور دنیا کی موجودہ تحریکوں سے ابتدائی واقفیت ہو جائے۔

اس وقت مجلس کے سامنے اولین کام یہ ہیں کہ ایک تو ان تمام اعتراضات کی مکمل فہرست تیار کر لی جائے جو موجودہ علوم کی طرف سے اسلام اور مذہب پر وارد ہوتے ہیں۔ اور دوسرے فلسفہ سائنس اور دیگر علوم کی متعلقہ کتب کی مکمل فہرست ایڈیشن۔ قیمت اور پبلشرز کے نام کے ساتھ تیار کی جائے۔ ان ہر دو امور کے متعلق احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہماری مدد فرمائیں۔ یعنی اگر ان کے ذہن میں کوئی ایسا اعتراض ہو تو اس سے مطلع فرمائیں۔ یا کسی متعلقہ کتاب کا علم ہو تو اس کے متعلق پوری اطلاع دیں۔ اس کے علاوہ بھی احباب جو مشورہ دیں گے۔ وہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ اور اس پر غور کیا جائے گا۔ جملہ خط و کتابت جنرل سیکرٹری مجلس مذہب و سائنس فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

خاکسار خلیل احمد ناصر نائب سیکرٹری مجلس مذہب و سائنس

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۷۹۶۴ع۔ منکہ عبدالعزیز ولد مولوی محمد الدین صاحب قوم نومسلم پیشہ دوکانداری عمر ۰ ۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن کیس ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مکان سکونت ہے۔ جسکی قیمت دوصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ آمد کا کوئی حساب نہیں۔ العبد مسکین عبدالعزیز بقلم خود ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد خلیل احمد۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۷۹۵۰ع۔ منکہ سردار محمد ولد منشی عبدالکریم پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھلن ڈاکخانہ رانوٹ ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی کسی قسم کی جائیداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں میری ماہوار آمد اسوقت -/۶۵ روپے ماہوار تنخواہ اور -/۱۱ روپے فیلڈ الاؤنس ملتا ہے۔ میں اس تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آمد کی کمی و بیشی پر اطلاع کرتا رہونگا۔ نیز جسقدر جائیداد میری وفات پر میری ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اب ۱/۱۰ حصہ آمد کا ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد سردار محمد لیس حوالدار کلرک ۱۰۲۳۱ وائی ورکشاپ ۳۶ انڈین ڈویژن معرفت ۶ اے۔ پی۔ او۔ انڈیا۔ گواہ شد عبدالکریم احمد۔ گواہ شد حافظ محمد عبداللہ احمدی۔

۷۹۱۴ع۔ منکہ مستری اللہ دتا ولد کرم بخش صاحب قوم مراثی پیشہ لوہار عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنوکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ماہ دسمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ جس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ایک عدد خراس قیمتی -/۳۰۰ روپیہ۔ گائے قیمتی -/۲۰۰ روپیہ۔ مالیت مکان خام قیمتی -/۳۰۰ روپیہ۔ سامان خانگی کپڑے وغیرہ قیمتی -/۱۰۰ روپیہ۔ اوزار لوہارا وغیرہ قیمتی -/۱۰۰ روپیہ یعنی کل -/۱۰۰۰ روپیہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت ادا نہ کروں۔ تو میرے ورثاء کو ادا کرنا ضروری ہوگا۔ العبد مستری اللہ دتا نشان انگوٹھا گواہ شد خورشید احمد۔ گواہ شد یعقوب خاں بقلم خود۔

۷۹۵۱ع۔ منکہ سلطان احمد ولد رحیم بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن پھیرو چیچی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۱) ایک گھماؤں زمین چاہی قیمتی مبلغ -/۳۵۰ روپے۔ (۲) چار گھماؤں زمین بارانی قیمتی مبلغ -/۸۰۰ روپے۔ (۳) ایک بھینس و دو راس بیل قیمتی مبلغ -/۱۵۰ روپے۔ (۴) ایک مکان خام قیمتی -/۱۰۰ روپے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز جائیداد کی کمی و بیشی کی اطلاع کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد سلطان احمد بقلم خود۔ گواہ شد احمد الدین بقلم خود۔ گواہ شد محمد یوسف بقلم خود۔

۷۹۷۲ع۔ منکہ عبدالرحمن خاں ولد چوہدری مہر خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریام ڈاکخانہ کریام ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار تنخواہ -/۳۶ روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور تنخواہ کی کمی و بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد اور پیدا کروں یا بوقت وفات میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبدالرحمن خاں۔ گواہ شد مہر خاں امیر جماعت احمدیہ کریام۔ گواہ شد عبدالغنی سکرٹری وصایا

۸۰۱۴ع۔ منکہ ناصر احمد ولد مولوی غلام رسول صاحب قوم کشمیری پیشہ دستکاری عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چانگریاں ڈاکخانہ پھلورا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۳۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد ناصر احمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد غلام رسول والد موصی۔ گواہ شد علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

۷۹۹۷ع۔ منکہ حکیم محمد الدین ولد مولوی محمد عزیز الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی دار الرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری اسوقت ماہوار آمد مبلغ -/۱۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا ورثہ میں ملے۔ یا تنخواہ کی زیادتی ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ کمی زیادتی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ جس کا ذکر وصیت میں نہ ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جس جائیداد کا حصہ وصیت ادا کر دیا ہو۔ وہ منہا کر کے باقی سب متروکہ کا حصہ وصیت میرے ورثاء ادا کرینگے۔ یا خدانے چاہا۔ تو میں خود ادا کردونگا۔ اور دعا ہے۔ کہ اللہ مجھے ہر نیکی کے کرنے کی توفیق دے۔ لہذا یہ وصیت نامہ لکھدیا ہے کہ سند رہے۔ العبد حکیم محمد الدین معرفت مولوی محمد عزیز الدین دار الرحمت قادیان۔ گواہ شد محمد عزیز الدین۔ گواہ شد محمد یعقوب ٹمبر مرچنٹ قادیان۔

۸۰۰۰ع۔ منکہ محمد احمد ولد قریشی محمد احسن صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الفتوح قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱/۲ حصہ مکان رہائشی واقعہ دار الفتوح ایک مکان خام نرخ مکان رہائشی نقد مبلغ -/۷۰۰ روپیہ مندرجہ بالا جائیداد میں میرے علاوہ دو بھائی دو بہنیں اور والدہ صاحبہ شریک ہیں۔ میں اپنے حصہ کی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری آمد بصورت تنخواہ -/۳۲ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ وفات کے وقت اگر اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد احمد قریشی دار الفتوح موصی۔ گواہ شد محمد افضل قریشی۔ گواہ شد محمد اکمل قریشی۔

۷۹۹۹ع۔ منکہ محمد حسین ولد شاہ محمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کھتووالی چک ۳۱۲ ڈاکخانہ چک ۳۱۰ براستہ گوجرہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مربع نو کلے ۲ کنال (۲ کنال ۴۳ گھماؤں) واقع کھتووالی ۳۱۲ ہے اس کے علاوہ میری کچھ جائیداد کھتووالی ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ اور مشترکہ ہے مجھے اپنے حصہ کا اسوقت پورا علم نہیں۔ کہ کتنا ہے۔ جب پورا پتہ لگ جائیگا۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دے دونگا۔ میں اس جائیداد مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد حسین موصی۔ گواہ شد محمد جان بقلم خود۔ گواہ شد مقبول احمد انسپکٹر وصایا۔

۷۹۸۸ع۔ منکہ فیروز محی الدین ولد ڈاکٹر احمد علی صاحب قوم قریشی پیشہ واقف زندگی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار نے برضا و رغبت اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کردی ہوئی ہے اور مجھے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار وظیفہ دفتر تحریک جدید سے ملتا ہے۔ اور میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد فیروز محی الدین ۴

ہ فیروز منزل سرمیکن سٹریٹ لاہور۔ حال دار الواقفین قادیان۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل الصفہ قادیان۔ گواہ شد سید غلام غوث پنشنر قادیان ۱۲/۱۲/۴۴ ۔۳۱

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۵ فروری۔ جنرل میکارتھر کے دستے منیلا میں داخل ہو گئے ہیں۔ سب سے پہلے اندھیرے میں امریکن کیولری ڈویژن کے دستے شہر میں داخل ہوئے۔ جنہوں نے شہر کو مشرق کی طرف سے گھیر رکھا تھا۔ ان دستوں نے سب سے پہلے نظر بندوں کے ایک کیمپ پر قبضہ کر لیا۔ جنوب کی طرف سے اا ویں ڈویژن کے سپاہی جو قریبی پہاڑیوں پر ہوائی جہازوں سے اتارے گئے تھے۔ داخل ہو گئے۔ تین سال اور ایک ماہ کے بعد امریکن فوجیں دوبارہ اس شہر میں داخل ہوئی ہیں۔ ۲۶ روز ہوئے امریکن فوجیں لنگائن کی خلیج میں اتری تھیں اور اس عرصہ میں انہوں نے ڈیڑھ سو میل کا فاصلہ طے کر لیا۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے فلپائن کے پریذیڈنٹ کو ایک تار ارسال کیا جس میں اس فتح پر مبارک باد۔ اور جاپانیوں کو متنبہ کیا ہے کہ ان کے مظالم کی بنیادیں زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتیں۔ ایڈمرل کانلے نے جو جاپہ مارجری دستوں کے کمانڈر ہیں۔ ایک بیان میں کہا کہ اب امریکن بیڑا کسی بھی مقام پر فوجیں اتار سکتا ہے۔ حتیٰ کہ چین کے کنارے بھی اتار سکتا ہے۔

ماسکو ۵ فروری۔ مارشل ژوکاف کی فوجوں نے اوڈر کے کنارے دو اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب وہ ایک مقام پر اس دریا سے صرف پانچ میل اور فرینکفرٹ سے پندرہ میل مشرق میں پہنچ گئی ہیں۔ اب برف پگھلنے لگی ہے۔ اور لڑائی کا اکھاڑہ جم گیا ہے۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی فوجیں دریائے اوڈر کے مغربی کنارے پر مورچے بنا رہی ہیں۔ مگر اتحادی ذرائع سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ بحیرۂ بالٹک کے کنارے اب جرمنوں کے پاس صرف ۲۵ میل علاقہ باقی ہے۔

لندن ۵ فروری۔ مغربی محاذ پر کولمار کے پاس اتحادی فوج کا دباؤ دشمن کی گھری ہوئی فوج پر ہر آن بڑھ رہا ہے۔ کولمار میں دس ہزار جرمن فوج ہے۔ جو رائن کی راہ سے بچکر نکل جانے کے لئے پورا زور لگا رہی ہے۔ کولمار کے جنوب میں فرانسیسی دستوں نے ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ آرڈن کے حملہ کے بعد جرمنوں نے جو علاقہ لیا تھا وہ سب واپس لے لیا گیا ہے۔ بلکہ جہاں سے جرمنوں نے حملہ شروع کیا تھا۔ اب اتحادی فوجیں وہاں سے آٹھ میل آگے بڑھ چکی ہیں۔ سیگفرڈ کی قلعہ بندیوں کی دوسری لائن سے اب وہ صرف پون میل دور ہیں

نیویارک ۵ فروری۔ ایک جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ شنگھائی کی میونسپلٹی شہر کے دس لاکھ اشخاص کو دیگر مقامات پر بھیجنے کا انتظام کر رہی ہے۔ کیونکہ خوراک کی قلت اور ہوائی حملوں کی شدت سے صورت حالات نازک ہو گئی ہے۔

قاہرہ ۵ فروری۔ کل مصر میں یہ افواہ بڑے زور سے پھیل گئی کہ جرمنوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور اتحادیوں کے ساتھ عارضی صلح نامہ پر دستخط کر دیئے۔ مگر بعد میں اس کی تردید ہو گئی۔

لندن ۵ فروری۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ کے دوران میں روسی صنعت کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی کرنے کے لئے سوویٹ گورنمنٹ نے برطانوی گورنمنٹ سے ۵۰ کروڑ سٹرلنگ قرضہ مانگا تھا۔ مگر برطانوی گورنمنٹ نے اتنی بڑی رقم بطور قرض دینے سے انکار کر دیا۔

لندن ۵ فروری۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ برما کی موجودہ گورنمنٹ کے بجائے وہاں نئی فوجی گورنمنٹ قائم کر دی گئی ہے۔

لندن ۵ فروری۔ تین سال کی مسلسل ناکہ بندی کے بعد چین میں لیڈو روڈ کے ذریعہ ہندوستان سے مال کا پہلا قافلہ پہنچا۔ جب یہ قافلہ صوبہ یونن کے دارالسلطنت میں داخل ہوا۔ تو لوگوں نے جھنڈیوں اور تالیوں سے اس کا خیر مقدم کیا۔

واشنگٹن ۵ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ اور آئرلینڈ کے درمیان فضائی ٹرانسپورٹ کے بارہ میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے رو سے امریکن ہوائی جہازوں کو آئرلینڈ پر سے گزرنے اور حسب ضرورت وہاں ٹھہرنے کی بھی اجازت ہوگی۔

نیویارک ۵ فروری۔ امریکن سینیٹ کے دو تہائی ممبروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جرمنی اور جاپان کو مستقل طور پر غیر مسلح رکھنے کے لئے بڑی بڑی طاقتوں کے درمیان سمجھوتہ طے ہو جانا چاہیئے۔

واشنگٹن ۵ فروری۔ روسی سفارتخانے نے روسی معاملات کے متعلق ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ مارشل سٹالن ہٹلرازم اور نازی فوج کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ نہ کہ جرمنی اور جرمنی کی فوجی تنظیم کو۔ یہ بھی لکھا ہے کہ معلوم ہوتا ہے مارشل سٹالن جنگ کے بعد جرمنی کی تقسیم کی بھی مخالفت کرینگے۔

دہلی ۵ فروری۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ پنجاب کی آبادی گزشتہ دس سال میں بیس فی صدی بڑھ گئی ہے۔ لیکن مویشیوں کی تعداد میں تیس فیصدی کمی واقع ہو گئی ہے۔

لندن ۵ فروری۔ پیرس ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ مسٹر چرچل۔ مسٹر روزویلٹ اور مارشل سٹالن کے درمیان کانفرنس شروع ہو چکی ہے مگر اس خبر کی تصدیق کسی اور ذریعہ سے تا حال نہیں ہوئی۔

نیویارک ۵ فروری۔ اٹلی کی سوشلسٹ پارٹی کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی میں ریپبلیکن سوشلسٹ حکومت قائم ہو کر رہے گی۔ ۸۰ فیصدی آبادی اس کے حق میں ہے۔ گزشتہ ڈیڑھ سال کے واقعات نے رائے عامہ کو اخلاقی طور پر بہت پست کر دیا ہے۔ پھر بھی جمہوریت آہستہ آہستہ اپنا راستہ بنا رہی ہے۔

سٹاک ہالم ۵ فروری۔ کل برلین اور سٹاک ہالم کے مابین ٹیلیفون کا سلسلہ ۱/۲ ۶ گھنٹہ منقطع رہا۔

برلین ۵ فروری۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ روسی ٹینک کرسٹین میں گھس چکے ہیں۔ یہ مقام برلین سے صرف ۴۸ میل ہے۔

لندن ۵ فروری۔ پولینڈ کی عارضی حکومت یعنی لبلن کمیٹی نے وارسا کو ہی اپنا دارالسلطنت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

نیویارک ۵ فروری۔ ایشیائی ممالک کی حالت کی اصلاح و ترقی کی کانفرنس یہاں شروع ہو گئی ہے۔ جس میں ہندوستان۔ عربی ممالک۔ ایران۔ چین۔ کوریا فلپائن اور جزائر شرق الہند وغیرہ کے نمائندے شریک ہیں ہندوستان کی طرف سے ڈاکٹر مہندر سنگھ نمائندہ ہیں

گجرات ۵ فروری۔ کل یہاں دو ہندو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے۔ وہ اپنی بنائی ہوئی سیاہی کی پڑیاں قرآن مجید کے اوراق میں باندھ کر اور اس کے اوپر اپنی فرم کا لیبل لگا کر فروخت کیا کرتے تھے۔

لندن ۵ فروری۔ بیروت کے طلباء نے فرانسیسی حکومت کے خلاف زبردست مظاہرے کئے انہوں نے جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر لکھا تھا کہ ہمیں فوج کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر آزادی برقرار نہیں رہ سکتی۔

ایتھنز ۵ فروری۔ سرکاری اور ای۔ اے۔ ایم لیڈروں کے درمیان جو کانفرنس ہو رہی تھی وہ کامیاب نہیں ہو سکی۔

ماسکو ۵ فروری۔ روس کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ مارشل ژوکاف کی فوجیں چالیس میل لمبے مورچے پر اوڈر کے پاس مضبوط چوکیوں پر پہنچ رہی ہیں۔ ایک چوکی اس دریا سے صرف دس میل ہے اور برلن کی سرحدوں سے ۴۸ میل۔ نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ روسی فوجیں کئی جگہ اوڈر کے کنارے پر بھی جا پہنچی ہے۔ مشرقی پرشیا سے جرمنوں کو نکالنے کے لئے برابر لڑائی ہو رہی ہے۔ اور کونگسبرگ میں گھری ہوئی جرمن فوج مقابلہ پر ڈٹی ہوئی ہے روسی فوجیں کونسبرگ کی خلیج میں جا گھسی ہیں اور ڈنزگ تک جا پہنچی ہیں۔

واشنگٹن ۵ فروری۔ منیلا میں بچے کھچے جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ نظر بندوں کے جس کیمپ پر قبضہ کیا گیا۔ اس میں کئی ہزار نظر بند ہیں کیمپ کو جاپانی کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ منڈانا ؤ اور بورنیو کے درمیان امریکن فوج جولا کے جزیرہ پر بھی اتر گئی ہے۔

کانڈی ۵ فروری۔ اراکان کے کنارے اتحادی فوج جزیرہ رمری میں ایک اور جگہ یعنی جنوب کی طرف اتر گئی ہے۔ شمال کی طرف بڑھنے والی فوج اب رمری شہر کے قریب پہنچ چکی ہے اراکان میں کانگان کے علاقہ میں دشمن سے ایک گاؤں چھین لیا گیا۔ وسطی برما میں اتحادی فوج میدان پر میدان مارتی ہوئی پگوکو کے شہر پر بڑھ رہی ہے۔ انڈیا کے شمال میں جاپانیوں نے اب زور سے حملے شروع کر دیئے ہیں۔